بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو منیٰ میں قیام اور پانچ نمازوں کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مجھے نیو منیٰ (مزدلفہ کی حدود) میں خیمہ ملا ہے، تو جن حاجیوں کے خیمے نیو منیٰ (یعنی مزدلفہ) میں ہیں، وہ پانچ نمازیں اور رات کا قیام اگر اپنے خیمے میں ہی کریں، تو ان کے لئے کیا حکم ہوگا؟

جواب

اجمالی حکم یہ ہے کہ آٹھ (8) ذوالحجہ کی نمازِ ظہر سے لے کر نو (9) ذوالحجہ کی نمازِ فجر تک پانچ نمازیں (حقیقی) منیٰ میں پڑھنا اور آٹھ اور نو ذوالحجہ کی درمیانی رات مِنیٰ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ اگر کوئی شخص انہیں بلاعذرِ شرعی ترک کردے، تو وہ عتاب کا مستحق ہوگا، البتہ اگر کسی صحیح عذر کی بناء پر ایسا کیا، تو اس کے وبال سے بری الذمہ تو ہوجائے گا، لیکن سنت کی ادائیگی سے محروم بہر حال رہے گا۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ وغیرہ مشاعرِ مقدسہ کی حدود شارع کی طرف سے متعین ہیں، لہٰذا از خود کسی جگہ کو منیٰ، مزدلفہ یا عرفات قرار دینا شرعاً درست نہیں ہے اور قرار دینے سے وہ حقیقتاً ان مشاعر مقدسہ کی حدود میں شامل نہیں ہوجائے گی اور حاجی کے لئے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنے اور رات قیام والی سنتِ مؤکدہ کا تعلق حقیقی منیٰ سے ہے، تو جن افراد کے خیمے نیو منیٰ (یعنی مزدلفہ) میں ہیں اور وہ اِسی جگہ رات کے قیام اور نمازوں کا اہتمام کریں، تو ان کی یہ سنتِ مؤکدہ چھوٹ جائے گی۔ پھر اگر یہ ترکِ سنت بغیر کسی عذر کے ہو، مثلاً حقیقی منیٰ میں رات کا قیام اور پانچ نمازوں کا اہتمام بآسانی ممکن ہو، اس کے باوجود چھوڑ دے، تو عتاب کا مستحق ہوگا، البتہ کسی صحیح عذر کے سبب ہو، مثلاً سامان خیمے میں موجود ہے، جسے اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے اور وہاں چھوڑنے میں چوری یا ضائع ہونے کا اندیشہ ہے یا پھر گروپ سے جدا ہونے یا فیملی کو منیٰ ساتھ لے جانے اور اگلے دن عرفات پہنچنے میں دشواری ہو، وغیرہ تو پھر ایسی صورت میں بامرِ مجبوری اس سنت کے ترک پر عتاب سے تو بری الذمہ ہوجائیں گے، لیکن سنت بھی ادا نہیں ہوگی، لہٰذا جس بھی گروپ کے ذریعے حج پر جائیں، حتی الامکان دیگر ضروری امور کے ساتھ یہ بھی طے کرلینا چاہیئے کہ منیٰ میں قیام کے لئے خیمہ اولڈ (یعنی حقیقی) منیٰ میں ہی ہو۔

یہاں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ ایامِ رمی کی راتوں کا اکثر حصہ منیٰ میں گزارنا بھی سنتِ مؤکدہ ہے۔ بعض لوگ محض آرام طلبی کے لئے ایامِ رمی کی راتیں منیٰ کے علاوہ عزیزیہ یا اپنے ہوٹل میں گزارتے ہیں، وہ ضرور عتاب کے مستحق ہوں گے کہ محض آرام طلبی رخصت کی وجہ نہیں ہے۔

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمالِ حج بیان کرتے ہوئے منی جانے اور وہاں قیام کرنے کے متعلق فرماتے ہیں: "فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى، فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر، ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس" **ترجمہ: جب آٹھویں ذوالحجہ آئی، تو لوگ منی کی طرف متوجہ ہوئے، پس حج کا احرام باندھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر منی میں ادا فرمائیں، پھر کچھ دیر ٹھہرے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا۔۔ الخ۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2، صفحہ 886، مطبوعہ بیروت)**

منی میں پانچ نمازیں اور رات قیام سنتِ مؤکدہ ہے۔ البحر العمیق میں ہے: "فاذا نزلوا بمنى، فالسنة ان يصلوا بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر فی مواقيتها وان يبيتوا بها اقتداءً بسيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم" **یعنی حاجی جب منی میں پہنچیں، تو سنت یہ ہے کہ منی میں نمازِ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر ان کے اوقات میں ادا کریں اور رات منی میں گزاریں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے۔ (البحر العمیق، جلد3، صفحہ 1411، مکتبۃ مکیہ)**

علامہ ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ سننِ حج اور ان کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اما سنن الحج:۔۔۔ واز انها ست ادا کردن پنج نماز را در منا اعنی ظهر وعصر ومغرب وعشاء وفجر که آن فجر روزِ عرفه است واز انها بیتوته نمودن اکثر شب عرفه در منا نه در مکه ونه در عرفات مگر آنکه بضرورت باشد" **ترجمہ: بہر حال سنن حج:۔۔۔ اور وہاں پر پانچ نمازیں منی میں ادا کرنا یعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کہ وہ یومِ عرفہ کی فجر ہے اور وہیں پر اکثر شبِ عرفہ کا منی میں گزارنا، نہ مکہ میں اور نہ میدانِ عرفات میں مگر ضرورت کے پیشِ نظر۔**

پھر مزید سنن ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "مسئله این سنن که مذکور شدند همه مؤکده اند وسنن مؤکده بسیار اند از آنچه مذکور شدند ودر اینجا اکتفا بر همین قدر نموده شد وبقیه سنن مؤکده ذکر آنها در ابواب آئنده خواهد آمد انشاء الله تعالی، مسئله حکم سنن مؤکده لزوم اساءت است بترک یکی از انها عمدا وعدم وجوب چیزی از دم وصدقه بر تارک آن" **ترجمہ: مسئلہ: یہ تمام سنتیں جن کا ذکر کیا گیا ہے، وہ تمام سننِ مؤکدہ ہیں اور سننِ مؤکدہ فقط اتنی نہیں ہیں جن کا ذکر کیا گیا، اس مقام پر ہم اسی قدر پر اکتفاء کرتے ہیں اور بقیہ سننِ مؤکدہ کا ذکر ان شاء اللہ آئندہ ابواب میں آرہا ہے۔ مسئلہ: سننِ مؤکدہ کا حکم: ان میں سے کسی ایک کے عمداً ترک سے اساءت لازم ہے اور اس کے تارک پر دم اور صدقہ سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی۔ (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمہ، فصل سیوم، صفحہ 11، مخطوطہ غیر مطبوعہ)**

ایامِ تشریق کی راتیں منی میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ چنانچہ علامہ ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ حج کی مزید سنن (مؤکدہ) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "واز انها بیتوته نمودن اکثر شب در منا در شب یازدهم ودوازدهم وهمچنین در شب سیزدهم۔۔ الخ" **ترجمہ:**

وہاں پر اکثر شب منی میں گزارنا گیارھویں اور بارھویں شب اور اسی طرح تیرھویں شب بھی۔۔الخ“۔(حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مقدمہ، فصل سیوم، صفحہ 11، مخطوطہ غیر مطبوعہ)

ترکِ سنتِ مؤکدہ کسی عذرِ شرعی کی بناء پر ہو، تو وبال نہیں ہوتا۔ فتاوی رضویہ میں ہے:”یہ سنت بھی اگرچہ باقی سننِ مؤکدہ کے مثل ہے،،جس کا ترک بیشک باعثِ کراہت، مگر حالتِ عذر ہمیشہ مستثنیٰ ہوتی ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 577، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مال کی حفاظت عذر ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال مویشی کی حفاظت کے لئے چرواہوں کو ایامِ تشریق کی راتیں منی سے باہر گزارنے کی اجازت مرحمت فرمائی، جبکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔چنانچہ سنن ابن ماجہ میں ہے:”رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرعاء الابل في البيتوتة“ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے کے لئے رات گزارنے کے معاملے میں رخصت عنایت فرمائی۔(سنن ابن ماجہ، صفحہ 602، مطبوعہ دار ابن کثیر، بیروت)

علامہ شرف الدین حسین بن عبد اللہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”رخص لهم ان يتركوا المبيت بمنى في ليالي ايام التشريق لاشتغالهم بالرعي“ترجمہ: چرواہوں کو رخصت دی گئی کہ وہ ایام تشریق کی رات منی میں نہ گزاریں، کیونکہ وہ جانور چرانے میں مشغول تھے۔(شرح مشکاۃ للطیبی، کتاب المناسک، جلد6، صفحہ 2023، مطبوعہ ریاض)

گروپ سے جدا ہونا حرج کا باعث ہو، تو یہ بھی عذر ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ کا اصول ہے:”الحرج مدفوع بالنص“ یعنی حرج کا مدفوع ہونا نص سے ثابت ہے“۔(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 217، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک مقام پر امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”مطوفون کو اگر اہل قافلہ مل کر یا ایک ہی شخص جوان کے نزدیک ذی وجاہت ہو مجبور کریں تو ان کو ماننا پڑتا ہے، فقیر کو اس کا تجربہ ہے اور اگر نہ مانیں اور مجبوری ہو تو نویں رات منیٰ میں صبح تک ٹھہرنا اور آفتاب چمکنے پر عرفات کو چلنا سنت ہے، مجبورانہ اس کے ترک سے حج میں کوئی نقص نہ آئے گا۔۔۔

باب وشرح لباب سنن حج میں ہے:”والخروج من مكة الى عرفة يوم التروية والبيوتة بمنى ليلة عرفة الا الحادث من الضروريات والدفع منه الى عرفة بعد طلوع الشمس“ترجمہ: یوم ترویہ کو مکہ سے عرفات کی طرف حاجی نکلے اور عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرے بشرطیکہ کوئی مانع اور مجبوری نہ ہو اور پھر منیٰ سے طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے۔(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 667، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7459

تاریخ اجراء: 06ذوالحجۃ الحرام1445ھ/13جون2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net